اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ؕ﴿۶۰﴾

الجزء 20

وہ کون ہے جس نے ارض وسماء...... کائنات کو پیدا کیا اور تمہارے لیے بلندیوں سے پانی برساتا ہے۔ پھر ہم نے اس سے حسین وخوش نما باغات اُگائے۔ تمہارے لیے یہ ممکن نہ تھا کہ تم ان درختوں کو اُگا سکتے کہ اِن کی روئیدگی کا قانون تمہارا نافذ کردہ نہیں۔ تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے جو یہ کچھ کرسکتا۔ پھر بھی یہ لوگ دوسروں کو اللہ کا ہمسر ٹھیراتے ہیں (60)۔

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِىَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۶۱﴾

وہ کون ہے جس نے زمین کو قیام کرنے کی جگہ بنایا اور اس میں سمندر، دریا بہادیئے اور زمین میں پہاڑ بطور لنگر جمادیئے کہ زمین کی حرکت متوازن رہے۔ اور دو سمندروں کے درمیان آڑ بنادی الفرقان۔ 53، الرحمٰن۔ 20-19۔ تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور صاحبِ اقتدار ہستی بھی ہے جو ایسا کرسکے۔ پھر بھی اکثر لوگ ان حقائق سے بے علم ہیں (61)۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ﴿۶۲﴾

بھلا وہ کون ہے جو بے بس و مجبور کی دعا کو جب وہ اس کو پکارتا ہے اور اس کے قوانین کی اتباع کرتا ہے، نتیجہ خیز بنا دیتا ہے اور تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین میں ایک دوسرے کے Successor بناتا اور نظام کے قیام کے لیے حکومت عطا کر دیتا ہے اَلنور۔ 55۔ تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ بھی ہے جو ایسا کرسکتا ہے؟ بہت تھوڑے لوگ ہیں جو غور وفکر کرتے ہیں (62)۔

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ﴿۶۳﴾	بھلا وہ کون ہے جو تمہیں بحر و بر کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے اور کون بارانِ رحمت سے پہلے ہواؤں کو نوید افزا بنا کر بھیجتا ہے۔ کیا ہے کوئی اللہ کے ساتھ اور الٰہ جو یہ کچھ کرے؟ جن کو یہ لوگ اللہ کا شریکPartner بناتے ہیں، وہ ان سے غالب اور عظیم ہے (63)۔
اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾	بھلا وہ کون ہے جو ابتداً تخلیق کرتا ہے، پھر اسے گردشیں دے کر مختلف مراحل سے گزار کر اس کو ابتدا سے آخری نقطۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ اور کون ہے جو تمہیں بارش اور زمین سے رزق الجاثیہ۔5 بہم پہنچاتا ہے۔ کیا ایسا کرنے کے لیے اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے؟ اگر سچّے ہو تو صداقت کی دلیل پیش کرو (64)۔
قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾	اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! انہیں بتا دے کہ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں اللہ کے سوا کوئی بھی نہیں جو غیب جانتا ہو۔ اور وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ مرنے کے بعد کب اٹھائے جائیں گے (65)۔
ع 5 8 1 بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۚ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾	آخرت کے متعلّق ان لوگوں کو بذریعہ وحی الٰہی مسلسل اور پیہم علم پہنچتا رہا ہے لیکن اس کے باوجود، یہ اس کے بارے میں شک میں ہیں، بلکہ اندھوں کی طرح یہ بہرے اور تاریکی میں ہیں (66)۔
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾	اور کفّار کہتے ہیں کہ ہم اور ہمارے آباء جب مٹّی ہو جائیں گے تو کیا ہمیں زندہ کر کے نکالا جائے گا

	المومنون۔82، الصّٰفّٰت۔53-16،محمد۔19،قٓ۔3، الواقعہ۔47،(67)۔
لَقَدۡ وُعِدۡنَا هٰذَا نَحۡنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنۡ قَبۡلُ ۙ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۶۸﴾	یہ دھمکی تو اس سے پہلے ہمیں اور ہمارے آباء کو بھی دی جاتی رہی ہے۔ یہ صرف پہلے لوگوں کے من گھڑت قصےّ کہانیاں ہیں (68)۔
قُلۡ سِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانْظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۶۹﴾	اے رسول ﷺ! ان سے کہہ کہ زمین میں چل پھر کر دیکھ لیں کہ مجرموں کا کیسا انجام ہوا (69)۔
وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَلَا تَكُنۡ فِىۡ ضَيۡقٍ مِّمَّا يَمۡكُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾	تُو ان کا غم نہ کھا اور نہ ان مخالفینِ دین کی سازشوں سے تنگ دل ہوا کر (70)۔
وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۷۱﴾	یہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچےّ ہو تو بتاؤ وہ تباہی کی دھمکی کب پوری ہوگی؟ (71)۔
قُلۡ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ رَدِفَ لَـكُمۡ بَعۡضُ الَّذِىۡ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۷۲﴾	انہیں بتا دے کہ ہوسکتا ہے کہ وہ تباہی جس کے لیے تم جلدی مچا رہے ہو اس کا کچھ حصّہ تمہارے پیچھے آ ہی رہا ہو (72)۔
وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۳﴾	تیرا ربّ تو یقیناً انسانوں پر فضل وکرم فرمانے والا ہے۔ اس کے باوجود اکثر لوگ اطاعت اور احسان مندی کے جذبات کا اظہار نہیں کرتے (73)۔
وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَـعۡلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوۡرُهُمۡ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ﴿۷۴﴾	تیرا ربّ جانتا ہے جو ان کے سینے چھپا کر رکھتے ہیں یا ظاہر کر دیتے ہیں الانعام۔3،ھود۔5،ابراھیم۔38، اَلنّمل۔25،الحدید۔6(74)۔
وَمَا مِنۡ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۷۵﴾	پستیوں اور بلندیوں میں ہر غائب، غیر مشہود چیز، واضح

قوانین کے احاطہ میں ہے (75)۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ۝76

یہ قرآن، بنی اسرائیل کے سامنے ایسے بہت سے حقائق بیان کررہا ہے جن میں وہ باہم اختلافات کرتے رہتے ہیں (76)۔

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۝77

اور یہ قرآن، مومنین کے لیے سرچشمۂ ہدایت اور مجسّم رحمت ہے (77)۔

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ۝78

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً تیرا ربّ، ان کے درمیان عدل وانصاف اور حکمت کے مطابق حتمی فیصلہ فرمادے گا۔ وہ صاحبِ غلبہ اور ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے (78)۔

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّكَ عَلَي الْحَقِّ الْمُبِيْنِ۝79

لٰہذا تُو، اللہ کے قوانین پر ہی بھروسا رکھا کر۔ یقیناً تو صریحاً حق پر ہے (79)۔

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاۗءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ۝80

تُو، ان کو نہیں سنا سکتا جو عقل وشعور سے کام نہ لیں اور جمود کا شکار ہوں اور نہ اُن سننے سمجھنے کی صلاحیّت سے کام نہ لینے والے بہروں کو سنا سکتا ہے جب وہ سُنی اَن سُنی کر کے پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ الرُّوم۔52، (80)۔

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ۝81

نہ ہی تُو، وحی کی رہنمائی چھوڑ کر مارے مارے پھرنے والے بصیرت کے اندھوں کو الحج۔46، راہِ راست پر لا سکتا ہے۔ تو صرف اُن کو سنا سکتا ہے جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ ان کے آگے سرِ تسلیم خم کیے رہتے ہیں (81)۔

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَاۗبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ

جب ان کے اعمال کی نتیجہ خیزی کا وقت آن پہنچے گا

ع 6 16 2

تُكَلِّمُهُمۡ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوۡقِنُوۡنَ ۝٨٢

النّمل ۔85 تو ہم مملکت کے اندر سے ایسے جنگ جُو نوع کے لوگ پیدا کر کے منظرِ عام پر لے آئیں گے جو ان کے ملّی وجود کو کچوکے لگا لگا کر زخم خوردہ کر دیں گے کیونکہ وہ لوگ ہماری آیات کی حقّانیت پر یقین نہیں رکھتے تھے الانعام ۔65 (82)۔

وَيَوۡمَ نَحۡشُرُ مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ فَوۡجًا مِّمَّنۡ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمۡ يُوۡزَعُوۡنَ ۝٨٣

ایک روز ہم ہر اُمّت میں سے، فوج در فوج ان لوگوں کو اکٹھا کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلایا کرتے تھے تو اس وقت وہ اگلی منازل میں بڑھنے سے روک دیئے جائیں گے حٰم السجدہ ۔19، المآئدہ ۔10، (83)۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوۡ قَالَ اَكَذَّبۡتُمۡ بِاٰيٰتِىۡ وَلَمۡ تُحِيۡطُوۡا بِهَا عِلۡمًا اَمَّاذَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝٨٤

یہاں تک کہ جب وہ پیش ہُوئے، تو اللہ نے فرمایا کہ کیا تم میری آیات کو جھٹلاتے رہے حال آں کہ تم نے ہماری آیات کو سمجھا ہی نہیں تھا یونس ۔39، تو تم اس کے علاوہ کرتے کیا رہے تھے (84)۔

وَوَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَيۡهِمۡ بِمَا ظَلَمُوۡا فَهُمۡ لَا يَنۡطِقُوۡنَ ۝٨٥

جب ان کے اعمال کے نتائج ان کے سامنے لائے گئے النّمل ۔82، کیوں کہ انہوں نے اللہ کی حدود سے تجاوز کر کے اپنی ذات کا نقصان کر لیا تھا، تو وہ آگے سے کچھ بول نہ سکے (85)۔

اَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا الَّيۡلَ لِيَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَالنَّهَارَ مُبۡصِرًا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝٨٦

کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ہم نے رات کو اس لیے بنایا کہ اس میں آرام و راحت حاصل کر سکیں اور دن کو کار بارِ زندگی کے لیے روشن النّبا ۔10-9، ان امور میں ان لوگوں کے لیے قوانین مضمر ہیں جو ان پر ایمان

رکھتے ہیں (86)۔

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾

جس روز صُور پھونکا جاتا ہے تو ارض و سما میں ہر چیز گھبرا اُٹھتی ہے اَلنّزِعات۔6، ماسوائے ان کے جو اللہ کی مشیّت کے مطابق گھبراہٹ سے دوچار نہیں ہوتے الزُّمر۔68، النّمل۔89، اور سب مطیع و عاجز ہو کر حاضر ہو جاتے ہیں (87)۔

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

اے مخاطب تُو پہاڑوں کو دیکھ کر خیال کرتا ہے کہ یہ مستحکم طور پر جمے ہوئے ہیں مگر یہ بادلوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔ یہ اللہ کا کرشمہ ہے جس نے ہر شئے کو نہایت کمال مہارت سے درست اور محکم بنایا ہے۔ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہوتا ہے (88)۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾

جو کوئی حسن کارانہ عمل لے کر آتا ہے تو اس کو اُس سے بہتر ملتا ہے الانعام۔161، اور وہ اس روز خوف اور گھبراہٹ سے محفوظ اور امن میں ہوتے ہیں (89)۔

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾

اور جو کوئی معاشرتی توازن بگاڑنے والے اعمال لے کر آتے ہیں تو انہیں منہ کے بل آگ میں پھینک دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تمہیں انہی کاموں کا صلہ دیا جا رہا ہے جو تم کرتے رہتے تھے (90)۔

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۫ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

رسول ﷺ فرمائے گا مجھے تو صرف یہ حکم دیا گیا کہ میں اسی شہر مکّہ جس کو اس نے حُرمت والا بنایا ہے، کے ربّ کی محکومیّت اختیار کیے رہوں۔ اسی کے قوانین کے

مطابق چلوں اور اپنی قوّتوں اور صلاحیتوں کو اُس کے پروگرام کے مطابق صرف کروں۔ اور ہر شئے اسی کے قوانین کے مطابق سرگرمِ عمل ہے اور یہ بھی کہ میں اس کے قوانین کے سامنے سب سے پہلے سرِ تسلیم خم کرنے والوں کے لیے نمونہ بنوں الانعام۔164، (91)۔

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝۹۲

اور یہ کہ میں اس قرآن کی اتباع کرتا رہوں۔ جو راہِ ہدایت پر رہتا ہے تو وہ اپنی ذات کے لیے ہی ہدایت پاتا ہے اور جو کوئی وحی کو چھوڑ کر غلط راہ پر چل نکلے گا تو میں تو صرف غلط طرزِ زندگی کے بھیانک نتائج سے متنبّہ کرنے والا ہوں (92)۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۹۳ ع 7 11 3

اے رسول ﷺ! انہیں بتا دے کہ سزاوارِ ستائش و تحسین صرف اللہ ہی ہے۔ وہ ہر لحظہ، حمد و ستائش کی مظہر اپنی نشانیاں دکھاتا رہتا ہے جنہیں تم دیکھتے پہچانتے بھی ہو۔ تیرا ربّ لوگوں کے اعمال سے غافل و بے خبر نہیں ہوتا (93)۔

سُوْرَةُ الْقَصَصِ (۲۸)

اٰيَاتُهَا ۸۸ | رُكُوْعَاتُهَا ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓمّٓ ۝۱

طٰسٓمّٓ اللہ حکیم، علیم کا ارشاد ہے (1)۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۲

یہ روشن کتاب کی آیات ہیں (2)۔

نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ

اے رسول ﷺ! ہم تجھے، موسیٰ علیہ السلام و فرعون کی

يُّؤْمِنُوْنَ ۝۳

داستان سے کچھ ٹھیک Narrate کرتے ہیں اُن لوگوں کے لیے جو Permanent Values پر یقین رکھتے ہیں (3)۔

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۴

یقیناً فرعون مملکت میں بڑا سرکش بن گیا تھا۔ وہ اس کے باشندوں کو گروہوں پارٹیوں میں تقسیم کرتا رہتا تھا۔ ان میں سے ایک گروہ کو کمزور کرتا جاتا تھا۔ ان کے بیٹوں کو توقتل کر دیتا اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا البقّرہ۔49، الاعراف۔141-127، ابراہیم۔6، القصص۔9، المومن۔25۔ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو معاشرے کے صحیح متوازن نظام کو درہم برہم کرتے رہتے تھے (4)۔

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵

ہم چاہتے تھے کہ جن لوگوں کو مملکت میں کمزور و حقیر بنا دیا گیا تھا، اُن پر احسان کریں اور انہیں قیادت عطا کریں اور حکومت کا وارث بنا دیں (5)۔

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝۶

انہیں مملکت میں استحکام عطا کر دیں اور فرعون و ہامان اور ان دونوں کے لاؤ لشکر کو ایسے حالات سے دو چار کر دیں جن کا انہیں کھٹکا لگا رہتا تھا (6)۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَاۗدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۷

ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اُسے دودھ پلاتی رہ۔ جب اس کے متعلّق کوئی اندیشہ لاحق ہو تو اُسے دریا میں ڈال دینا اور کسی قسم کا خوف اور حُزن محسوس نہ کرنا۔ ہم لازماً اُسے واپس

تمہارے پاس پہنچا دیں گے اور اُسے زمرۂ مرسلین میں شامل کر دیں گے (7)۔

فَالۡتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرۡعَوۡنَ لِيَكُوۡنَ لَهُمۡ عَدُوًّا وَّحَزَنًا‌ؕ اِنَّ فِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوۡدَهُمَا كَانُوۡا خٰطِـِٕيۡنَ‏ ﴿۸﴾

موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے حکمِ الٰہی کی تعمیل کر دی۔ جب وہ صندوق موجوں میں تیرتے ہوئے نظر آیا تو اُسے فرعون کے لوگوں نے اُٹھا لیا کہ انجامِ کار Ultimately وہ اُن کا دشمن اور ان کے لیے رنج وحُزن کا باعث بن جائے۔ فرعون، ہامان اور ان دونوں کے ساتھی غلطی کر رہے تھے (8)۔

وَقَالَتِ امۡرَاَتُ فِرۡعَوۡنَ قُرَّتُ عَيۡنٍ لِّىۡ وَلَكَ‌ؕ لَا تَقۡتُلُوۡهُ ‌ۖ عَسٰٓى اَنۡ يَّـنۡفَعَنَاۤ اَوۡ نَـتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ‏ ﴿۹﴾

فرعون کی بیوی نے کہا کہ یہ بچّہ تو میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اسے قتل نہ کرنا۔ ہوسکتا ہے یہ ہمارے لیے کسی نفع بخشی کا ذریعہ بن جائے یا ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنا لیں۔ جو کچھ وہ سوچ رہے تھے، اُس کے انجام کو جانتے نہیں تھے (9)۔

وَاَصۡبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوۡسٰى فٰرِغًا‌ؕ اِنۡ كَادَتۡ لَـتُبۡدِىۡ بِهٖ لَوۡلَاۤ اَنۡ رَّبَطۡنَا عَلٰى قَلۡبِهَا لِتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ‏ ﴿۱۰﴾

ادھر موسیٰ علیہ السلام کی ماں کا دل بے چین ہو گیا۔ قریب تھا کہ وہ یہ راز افشا کر دیتی اگر ہم اس کے دل کو صبر وضبط کی توفیق دے کر مضبوط نہ کر دیتے تا کہ اس کا مستقل اقدار پر یقین رہے (10)۔

وَقَالَتۡ لِاُخۡتِهٖ قُصِّيۡهِ‌ فَبَصُرَتۡ بِهٖ عَنۡ جُنُبٍ وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَۙ‏ ﴿۱۱﴾

اس نے اپنی بہن سے کہا کہ اس کے پیچھے پیچھے چلتی جائے۔ لہٰذا وہ اسے دور سے دیکھتی رہی اور فرعون کے لوگوں کو محسوس نہ ہوا کہ وہ صندوق کا پیچھا کر رہی ہے (11)۔

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ
عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝١٢

بچّے کے واپس آنے سے پہلے ہی ہم نے ایسا کر دیا کہ وہ دودھ پلانے والیوں کا دودھ نہ پیئے۔ موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے کہا کہ کیا میں تمہیں ایسے گھر والوں کا پتا بتاؤں جو تمہارے لیے اس کی پرورش کریں اور وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں گے (12)۔

ع 1 13 4 فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝١٣ ع

فرعون کے گھر والوں نے اسے کفالت و دودھ پلانے کے لیے اس گھر میں دے دیا۔ سو ہم نے اُسے واپس اس کی ماں کے پاس پہنچا دیا تاکہ بچّے کو دیکھ کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ حُزن زدہ نہ رہے اور جان لے کہ اللہ کا وعدہ یقیناً سچّا ہوتا ہے۔ اکثر لوگ اس حقیقت کو سمجھتے نہیں (13)۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٤

جب وہ متناسب قوایٰ اور سیرت کے اعتدال کے ساتھ ساتھ اپنے شباب کو پہنچا تو ہم نے اُسے علم و دانش اور قوّتِ فیصلہ سے نوازا۔ ہم توازن و اعتدال کے ساتھ زندگی بسر کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں (14)۔

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ
فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ
عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ
عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۗ قَالَ هٰذَا مِنْ
عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝١٥

وہ شہر میں اس وقت داخل ہوا جب اس کے رہنے والوں کی اس کی طرف کوئی توجّہ نہ تھی، Un-noticed by the poeple of the city۔ اُس نے دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے دیکھا۔ ایک اس کی قوم سے تھا اور دوسرے کا تعلّق دشمن قوم سے تھا۔ اس کی قوم کے آدمی نے موسیٰ علیہ السلام کو اس آدمی کے خلاف مدد کے

لیے پکارا جو دشمن کی قوم سے تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اسے گھونسا مارا تو اس کا کام تمام کر دیا۔ کہنے لگا کہ یہ کام تو جذبات کے تحت سرزد ہو گیا۔ یہ تو ایسے دشمن ہیں جو صریحاً بہکا دینے والے ہیں (15)۔



قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝١٦

عرض کی اے میرے ربّ! میں نے اپنی ذات کا نقصان کر لیا۔ مجھے اس کے مُضر اثرات سے حفاظت عطا فرما۔ لہٰذا، اللہ نے اس سے درگزر فرمایا۔ وہ یقیناً حفاظت اور رحمت فرمانے والا ہے (16)۔

قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ۝١٧

موسیٰ علیہ السلام عرض کرنے لگا کہ میرے ربّ! چونکہ تو نے مجھ پر کرم اور احسان فرمایا ہے، اب میں ہرگز مجرموں کا مددگار نہ بنوں گا (17)۔

فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَآىِٕفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ۝١٨

وہ صبح کے وقت ڈرتے، دیکھتے بھالتے شہر میں داخل ہوا تو اچانک وہ شخص جس نے کل اس سے مدد طلب کی تھی، پھر اسے چیختے ہوئے مدد کے لیے پکار رہا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تو یقیناً گمراہ اور صریحاً جھگڑالو ہے (18)۔

فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۖۗ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَمَا تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ۝١٩

سو، جب اس نے ارادہ کیا کہ اس شخص پر، جو ان دونو کی دشمن قوم سے تھا، جھپٹے تو وہ کہنے لگا کہ اے موسیٰ کیا تُو مجھے بھی قتل کرنا چاہتا ہے جیسے کل تو نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا؟ تو صرف یہی چاہتا ہے کہ ملک میں سخت گیر اور ظالم بن کر رہے اور نہیں چاہتا کہ معاشرے میں اصلاح

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنۡ اَقۡصَا الۡمَدِيۡنَةِ يَسۡعٰى قَالَ يٰمُوۡسٰٓى اِنَّ الۡمَلَاَ يَاۡتَمِرُوۡنَ بِكَ لِيَقۡتُلُوۡكَ فَاخۡرُجۡ اِنِّىۡ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيۡنَ ۝٢٠

فَخَرَجَ مِنۡهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِىۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ۝٢١

ع 2 8 5

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلۡقَآءَ مَدۡيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّىۡۤ اَنۡ يَّهۡدِيَنِىۡ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ ۝٢٢

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدۡيَنَ وَجَدَ عَلَيۡهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسۡقُوۡنَ وَوَجَدَ مِنۡ دُوۡنِهِمُ امۡرَاَتَيۡنِ تَذُوۡدٰنِ قَالَ مَا خَطۡبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسۡقِىۡ حَتّٰى يُصۡدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوۡنَا شَيۡخٌ كَبِيۡرٌ ۝٢٣

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَىَّ مِنۡ خَيۡرٍ فَقِيۡرٌ ۝٢٤

و مصالحت کرے (19)۔

شہر کے آخری گوشے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ کہنے لگا کہ اے موسیٰ علیہ السلام ! سرکردہ لوگ تیرے متعلق مشورے کر رہے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں۔ تو یہاں سے نکل جا۔ میں تیرے خیر خواہوں میں سے ہوں۔(20)۔

وہ ڈرتے اور دیکھتے جھانکتے وہاں سے نکلا۔ عرض کی کہ میرے ربّ! اس سرکش اور ظالم قوم سے مجھے محفوظ رکھیے (21)۔

جب اس نے مدیَن کا رُخ کیا تو دل میں کہنے لگا کہ اُمّید ہے میرا ربّ سیدھے اور متوازن راستے کی طرف میری رہنمائی کرے گا (22)۔

جب وہ مدیَن کے پیاؤ پر پہنچا تو دیکھا لوگوں کا ایک انبوہ مویشیوں کو پانی پلا رہا ہے۔ ان سے الگ اس نے دو عورتوں کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو روکے ہوئے ہیں۔ اُن سے پوچھا کہ تمہارا کیا معاملہ ہے؟ دونوں نے کہا کہ جب تک یہ چرواہے اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر واپس نہ چلے جائیں، ہم پانی نہیں پلا سکتیں۔ اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے (23)۔

اس نے ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا اور سائے کی طرف آ گیا۔ عرض کی میرے نشو و نما دینے والے! جو فضل بھی آپ میرے اوپر کریں، میں اس کا محتاج

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾

ہوں (24)۔

کچھ دیر بعد ان دونو میں سے ایک شرم وحیا سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی۔ کہنے لگی کہ میرے باپ نے تجھے بلایا ہے کہ تو نے ہمارے مویشیوں کو پانی پلایا ہے، اس کا تمہیں صلہ دے۔ جب موسیٰ علیہ السلام اس کے پاس پہنچا اور اپنا سارا ماجرا اس کے سامنے بیان کیا، اس نے کہا کہ ڈرو نہیں۔ تو ظالم قوم سے بچ کر نکل آیا ہے (25)۔

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾

ان دونوں میں سے ایک خاتون نے کہا کہ اے میرے محترم باپ! اسے ملازم رکھ لیجئے۔ جو بھی موزوں آدمی آپ ملازم رکھیں وہ ہے جو صاحبِ قوّت ہو اور دیانت دار بھی (26)۔

قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾

اس نے کہا کہ میں چاہتا ہوں دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا تجھ سے نکاح کردوں اس شرط پر کہ تو میرے یہاں آٹھ سال تک میری خدمت میں رہے۔ اگر تو دس سال پورے کردے تو یہ تیری مرضی۔ میں تجھے تکلیف میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ تو مجھے انشاء اللہ معاملات میں کھرا پائے گا (27)۔

قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾ ع

ع 3 7 6

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ معاملا میرے اور آپ کے مابین طے ہوا۔ ان دونوں میں سے جو میعاد بھی میں پوری کرلوں تو میری جانب سے وعدہ خلافی متصوّر نہ

ہو گی۔ ہم نے جو اقرار کیا ہے اس پر اللہ شاہد و نگران ہے (28)۔

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

موسیٰ علیہ السلام نے جب مقرّرہ مدّت پوری کر لی اور اپنی اہلیہ کے ساتھ وہاں سے روانہ ہوا تو طُور کی جانب آگ دیکھی۔ اپنی اہلیہ سے کہا کہ تم ذرا ٹھہرو، میں نے آگ دیکھی ہے طٰہٰ۔10، النّمل۔7۔ شاید میں وہاں سے راستے کا کوئی پتا نشان معلوم کروں یا آگ کا ایک انگارا لاؤں تا کہ تم تاپ سکو (29)۔

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۳۰﴾

جب اس کے پاس آیا، بابرکت مقام پر وادی کے دائیں کنارے سے، ایک درخت سے ندا آئی، اے موسیٰ علیہ السلام! میں ہوں اللہ، ربُّ العالمین طٰہٰ۔12، (30)۔

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾

اپنا عصا ڈال دے طٰہٰ۔19، النّمل۔10۔ جب اسے دیکھا تو وہ تیزی سے حرکت کر رہا تھا جیسے سانپ ہو۔ الاعراف۔107، طٰہٰ۔20، الشعرا۔32۔ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگا اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔ آواز آئی، اے موسیٰ علیہ السلام! سامنے آؤ اور ڈرو نہیں۔ تو یقیناً ہر طرح سے امن میں اور محفوظ ہے (31)۔

اُسْلُكْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَیْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۳۲﴾

اپنا ہاتھ اپنی بغل میں ڈال، یہ بغیر کسی تکلیف کے، سفید نکلے گا الشعرا۔33، النمل۔12، الاعراف۔108، طٰہٰ۔22۔ خوف سے مضطرب نہ ہو اور سکون اور اطمینان

سے رہ جیسے پرندہ حالتِ امن میں اپنے بازو سمیٹ لیتا ہے۔ یہ دو دلائل ہیں تیرے ربّ کی طرف سے فرعون اوراس کے درباریوں کے لیے۔ یقیناً وہ دین کے نظام کے قالب سے باہر نکل جانے والی قوم ہیں (32)۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ قَتَلۡتُ مِنۡهُمۡ نَفۡسًا فَاَخَافُ اَنۡ یَّقۡتُلُوۡنِ ﴿۳۳﴾

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ میرے ربّ! میں نے ان کا ایک آدمی قتل کر دیا تھا۔اس لئے ڈرتا ہوں کہ وہ بھی مجھے قتل کر دیں (33)۔

وَاَخِیۡ هٰرُوۡنُ هُوَ اَفۡصَحُ مِنِّیۡ لِسَانًا فَاَرۡسِلۡهُ مَعِیَ رِدۡاً یُّصَدِّقُنِیۡۤ ۫ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یُّکَذِّبُوۡنِ ﴿۳۴﴾

میرا بھائی ہارون علیہ السلام جو اظہار میں مجھ سے زیادہ فصیح ہے، میرا مددگار بنا کر اسے میرے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ وہ میری باتوں کی تصدیق کرے طٰہٰ ۔29-30۔ مجھے ڈر ہے کہ میری شخصیّت اور میرے پیغام کو جھٹلائیں گے (34)۔

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیۡكَ وَنَجۡعَلُ لَكُمَا سُلۡطٰنًا فَلَا یَصِلُوۡنَ اِلَیۡكُمَا ۚ بِاٰیٰتِنَاۤ ۚ اَنۡتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۳۵﴾ معانقة ۱۱

اللہ نے فرمایا کہ ہم جلد ہی تیرے بھائی کو تیرا مضبوط دست و بازو بنا دیں گے۔اور ہم، تم دونوں کو قوانین کے دلائل سے غلبہ وقوّت عطا کر دیں گے کہ ان کے ہاتھ تم تک نہ پہنچ سکیں، وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ ہماری آیات لے کر جاؤ۔تم اور تمہارے Followers ہی غالب رہیں گے (35)۔

فَلَمَّا جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰی بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوۡا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّفۡتَرًی وَّمَا سَمِعۡنَا بِهٰذَا فِیۡۤ اٰبَآئِنَا الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۳۶﴾

سو جب موسیٰ علیہ السلام ہمارے واضح اور روشن دلائل لے کر ان کے پاس پہنچا تو وہ کہنے لگے یہ تو صرف گھڑا ہوا Fabricated جھوٹ ہے۔ہم نے اپنے پہلے آباو

وَقَالَ مُوۡسٰى رَبِّیۡۤ اَعۡلَمُ بِمَنۡ جَآءَ بِالۡهُدٰى مِنۡ عِنۡدِهٖ وَمَنۡ تَكُوۡنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۳۷﴾

اجداد سے تو ایسی باتیں کبھی سنی نہیں (36)۔

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میرا ربّ خوب جانتا ہے کہ کون اس کے یہاں سے ہدایت لے کر آیا ہے اور آخر الامر، انجام کس کا اچھا ہے۔ سرکش اور قانون شکن یقیناً کامیاب نہ ہوں گے (37)۔

وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ یٰۤاَیُّهَا الۡمَلَاُ مَا عَلِمۡتُ لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَیۡرِیۡ ۚ فَاَوۡقِدۡ لِیۡ یٰهَامٰنُ عَلَى الطِّیۡنِ فَاجۡعَلۡ لِّیۡ صَرۡحًا لَّعَلِّیۡۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوۡسٰى ۙ وَاِنِّیۡ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الۡكٰذِبِیۡنَ ﴿۳۸﴾

فرعون نے کہا اے درباریو! میں تو اپنے سوا، تمہارے کسی الٰہ کو نہیں جانتا۔ اے ہامان! ذرا آگ سے اینٹیں پکوا کر میرے لیے ایک اونچی عمارت تعمیر کراؤ تا کہ اس پر چڑھ کر مَیں موسیٰ کے الٰہ کا سراغ لگا سکوں۔ میں تو اسے یقیناً جھوٹا ہی خیال کرتا ہوں (38)۔

وَاسۡتَكۡبَرَ هُوَ وَجُنُوۡدُهٗ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ وَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ اِلَیۡنَا لَا یُرۡجَعُوۡنَ ﴿۳۹﴾

اس نے اور اس کے ساتھیوں نے مملکت میں، بغیر استحقاق کے، حکومت قائم کر رکھی تھی اور سمجھتے تھے کہ انہیں مکافاتِ عمل کے لیے ہمارے پاس پیش نہیں ہونا ہے (39)۔

فَاَخَذۡنٰهُ وَجُنُوۡدَهٗ فَنَبَذۡنٰهُمۡ فِی الۡیَمِّ ۚ فَانۡظُرۡ كَیۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۴۰﴾

آخر الامر ہمارے قانونِ مکافات نے اسے اور اس کے لاؤ لشکر کی گرفت کر لی اور انہیں سمندر میں غرق کر دیا۔ دیکھ لو ظالموں کا کیسا برا انجام ہوا (40)۔

وَجَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً یَّدۡعُوۡنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَیَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ لَا یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۴۱﴾

ہم نے انہیں ایسا قائد بنا دیا تھا جو لوگوں کو جہنّم کی آگ کی طرف ہی بلاتے رہتے تھے اور مرنے پر فوراً ظہورِ اعمال کے لیے یکبارگی اٹھائے جانے کے روز ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا (41)۔

ع 4 14 7

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ۝۴۲

ہم نے ان کے پیچھے اسی دنیاوی زندگی میں لعنت لگا دی...... زندگی کی انسانیت ساز نعما اور شادابیوں سے محروم کردیا اور مرنے پر فوراً یکبارگی اٹھائے جانے اور اعمالِ سوء کے سامنے آجانے کے روز تو وہ ذلیل اور دھتکارے ہوئے ہوں گے ہی (42)۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًی وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴۳

کئی پہلی اُمتوں کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کردینے کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتابِ قوانین عطا کی۔ یہ نوعِ انسانی کے لیے بصیرت افروز، روشن علم، سراپا ہدایت اور مجسّم رحمت تھی تاکہ وہ اسے زندگی کے کسی گوشے میں نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دیں (43)۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسَی الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝۴۴

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تُو، طور کے مغرب کی جانب موجود نہ تھا جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو قانونِ وحی عطا کیا اور نہ تُو اُس موقع کا شاہد ہی تھا (44)۔

وَلٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِیًا فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ تَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۝۴۵

ہم نے کئی اُمتیں پیدا کیں۔ ان پر طویل عرصہ گزر گیا۔ اور تُو اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اہلِ مَدیَن میں بھی موجود نہ تھا کہ ہماری آیتیں ان کے سامنے پیش کرتا۔ بلکہ ہم ہی رسولوںؑ کو بھیجنے والے ہیں (45)۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَیْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴۶

اور جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ندا دی تو اس وقت بھی تُو، طور کی جانب موجود نہ تھا۔ یہ تو تیرے ربّ کی رحمت تھی کہ تو اس قوم کو غلط طرزِ زندگی کے غلط نتائج سے متنبّہ کرے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی آگاہ کرنے

وَلَوۡلَاۤ اَنۡ تُصِيۡبَهُمۡ مُّصِيۡبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُوۡا رَبَّنَا لَوۡلَاۤ اَرۡسَلۡتَ اِلَيۡنَا رَسُوۡلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۴۷﴾

والا نہیں آیا تھا تاکہ وہ عبرت وموعظت حاصل کریں السّجدہ ـ3، یٰسٓ ـ6، (46)۔

کہ ایسا نہ ہو کہ کہیں ان کے اعمال کے باعث انہیں کوئی مصیبت لاحق ہو تو وہ کہنے لگیں کہ اے ہمارے ربّ! تو نے ہمارے پاس کوئی رسولؑ کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیرے قوانین کو Follow کرتے اور زُمرہ مومنین میں سے ہو جاتے (47)۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الۡحَقُّ مِنۡ عِنۡدِنَا قَالُوۡا لَوۡلَاۤ اُوۡتِىَ مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِىَ مُوۡسٰىؕ اَوَلَمۡ يَكۡفُرُوۡا بِمَاۤ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى مِنۡ قَبۡلُ‌ۚ قَالُوۡا سِحۡرٰنِ تَظٰهَرَا ۗ وَقَالُوۡۤا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوۡنَ ﴿۴۸﴾

جب ہماری جانب سے ان کے پاس وحی حق پہنچی تو کہنے لگے کہ انہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ویسے ہی قوانینِ وحی کیوں نہیں دیئے گئے جیسے ان سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کو عطا کیے گئے تھے۔ ان سے پوچھ کہ ان سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کو جو قوانینِ وحی دیئے گئے تھے تو کیا ان کو تسلیم کرنے سے انکار نہیں کیا گیا تھا؟ انہوں نے انہیں موسیٰ اور ہارون علیہما السّلام کو ایک دوسرے کے مددگار Supporters، دو جھوٹے جادوگر قرار دیا تھا۔ انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ ہم کسی کو نہیں مانتے (48)۔

قُلۡ فَاۡتُوۡا بِكِتٰبٍ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ هُوَ اَهۡدٰى مِنۡهُمَاۤ اَتَّبِعۡهُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۴۹﴾

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ان سے کہہ کہ اگر تم اپنے موقّف میں سچّے ہو تو پھر مِن جانبِ اللہ کوئی کتاب لاؤ جو دونوں کتابوں، توریت وقرآن، سے بہتر رہنمائی دینے والی ہو تو میں اس کی پیروی کرنے لگ جاؤں گا (49)۔

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾

ع 5 8 8

اگر یہ تیرا چیلنج قبول نہ کریں تو سمجھ لو کہ یہ اللہ کی عطا کردہ ہدایت کو چھوڑ کر صرف اپنی خواہشات کی ہی پیروی کر رہے ہیں۔ اس سے زیادہ راہ گم کردہ اور کون ہے جو اللہ کی طرف سے رہنمائی کے بغیر اپنی خواہشات و جذبات کے پیچھے لگ جائے۔ اللہ کے قوانین سے سرکشی برتنے والوں کو اللہ کی طرف سے ہدایت نہیں ملا کرتی (50)۔

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ؕ ﴿۵۱﴾

ہم اپنا کلام، اپنی وحی، Continuously لوگوں تک پہنچاتے رہے ہیں تاکہ وہ اسے شاہراہِ زندگی میں ہر لحظہ اپنے پیشِ نظر رکھیں (51)۔

النصف

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾

جن لوگوں کو ہم نے اس قرآن سے پہلے کتاب دی تھی، وہ اس قرآن پر ایمان رکھتے ہیں (52)۔

وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾

اور جب یہ قرآن ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو وہ اقرار کرتے ہیں کہ ہم اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ یہ ہمارے نشو ونما دینے والے کی طرف سے حق ہے۔ ہم اس سے پہلے ہی اللہ کے احکام و قوانین کے آگے سرِ تسلیم خم کر چکے ہیں (53)۔

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾

یہی لوگ ہیں کہ جن کو دو چند اجر دیا جاتا ہے اس لیے کہ یہ دین کے پروگرام پر استقامت اور استقلال سے کاربند رہے اور معاشرے کی ناہمواریوں کو حسن کارانہ عمل سے دور کرتے رہے ہیں ھود-114 اور ہمارے

عطا کردہ رزق میں سے ضرورت سے زائد، دوسرے ضرورت مندوں کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیتے تھے (54)۔

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۡ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۡ لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ ۝٥٥

اور جب کوئی لغو بات سنتے ہیں تو اس سے پہلو تہی کر جاتے ہیں اور ان سے کہہ دیتے ہیں کہ تم اپنے اعمال کے ذمّہ دار اور ہم اپنے اعمال کے سَلام" عَلَیکُم۔ ہم جاہلوں سے الجھنا نہیں چاہتے الفرقان-63، (55)۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝٥٦

اے رسول ﷺ! تُو جس سے محبّت رکھے یہ تیرے اختیار میں نہیں کہ اسے راہِ راست پر بھی لے آئے بلکہ اللہ بھی راہِ ہدایت پر اسے ہی لاتا ہے جو ہدایت لینا چاہے البقرہ۔272، الحج۔16 اور وہ اچھی طرح جانتا ہے جو ہدایت پانے والے ہیں (56)۔

وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٥٧

یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ اگر ہم تیرے ساتھ راہِ ہدایت پر چلیں، تو اپنے ملک میں ہی مخالفین کی طرف سے اُچک لیے جائیں گے۔ ان سے کہیے کہ کیا ہم نے انہیں امن والے حرم یعنی مکّہ میں مستحکم طور پر آباد نہیں کیا جہاں ہماری طرف سے ہر نوع کے پھل میوے اور رزق کھنچے چلے آتے ہیں البقرہ۔126-125۔ لیکن اکثر لوگ اس بات کو بھی سمجھ نہیں پاتے (57)۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ

کتنی ہی بستیاں جو سامانِ معیشت کی فراوانیوں پر اتراتی تھیں، ہمارے قانونِ مکافات کی رو سے مٹ گئیں۔ یہ

الۡوٰرِثِيۡنَ۝۵۸

ہیں اُن کے گھر جن میں ان کے بعد بہت کم سکونت اختیار کی گئی۔اب ہم ہی ان کے وارث ہیں (58)۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهۡلِكَ الۡقُرٰى حَتّٰى يَبۡعَثَ فِىۡۤ اُمِّهَا رَسُوۡلًا يَّتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا‌ ۚ وَمَا كُنَّا مُهۡلِكِى الۡقُرٰٓى اِلَّا وَاَهۡلُهَا ظٰلِمُوۡنَ۝۵۹

اے رسول ﷺ! تیرا ربّ بستیوں کو اس وقت تک برباد نہیں کرتا جب تک ان بستیوں کے مرکزی مقام پر رسولؑ نہ بھیجے جو ان کے سامنے ہماری آیات ...... ہمارے احکام وقوانین پیش کرے۔ہم بستیوں پر تباہی صرف اُس وقت لاتے ہیں کہ ان کے باسی سرکش اور قانون شکن ہوجائیں (59)۔

ع 6 10 9

وَمَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَزِيۡنَتُهَا‌ ۚ وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى‌ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ۝۶۰

اے انسانو! جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا ہے تو وہ صرف اسی دنیاوی زندگی کی وقتی ضروریات اور اس کی زیب و زینت کے لیے ہے۔اور جو کچھ اللہ کے یہاں ہے وہ اس سے کہیں بہتر اور تغیّر نا آشنا Ever-lasting ہے اعلیٰ-17۔تو تم سمجھتے کیوں نہیں ہو کیا؟ (60)۔

اَفَمَنۡ وَّعَدۡنٰهُ وَعۡدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيۡهِ كَمَنۡ مَّتَّعۡنٰهُ مَتَاعَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ثُمَّ هُوَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ مِنَ الۡمُحۡضَرِيۡنَ۝۶۱

کیا وہ شخص جس سے ہم نے حسین وعدہ کیا ہے اس زندگی اور اُخروی زندگی کی نعما اور شادابیوں کا النّور-55 اور وہ اسے پا بھی لیتا ہے، اس شخص کی مثل ہوسکتا ہے جسے ہم نے صرف اسی دنیاوی زندگی کے لیے سامانِ زیست دیا اور آخرت میں اس کا کوئی حصّہ نہیں ہے۔ مرنے پر فوراً یکبارگی اٹھائے جانے کے روز وہ مجرموں کی حیثیت سے پیش کیا جاتا ہے (61)۔

وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ

اور اس دن اللہ انہیں پکار کر دریافت فرما ہے تا کہ جن

تَزۡعُمُوۡنَ ﴿۶۲﴾

شریکوں کا تمہیں بڑا زُعم تھا، وہ اب کہاں ہیں؟ (62)۔

قَالَ الَّذِيۡنَ حَقَّ عَلَيۡهِمُ الۡقَوۡلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيۡنَ اَغۡوَيۡنَا ۚ اَغۡوَيۡنٰهُمۡ كَمَا غَوَيۡنَا ۚ تَبَرَّاۡنَاۤ اِلَيۡكَ ۖ مَا كَانُوۡۤا اِيَّانَا يَعۡبُدُوۡنَ ﴿۶۳﴾

وہ لوگ، جن پر جرم ثابت ہو چکا ہوگا، کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! یہی ہیں وہ جن کو ہم نے گمراہ کیا۔ ہم نے انہیں اسی طرح ہی گمراہ کیا جس طرح ہم گمراہ ہوئے۔ ہم آپ کے سامنے ان سے بیزار و لاتعلّق ہوتے ہیں۔ یہ ہماری پیروی نہیں کیا کرتے تھے (63)۔

وَقِيۡلَ ادۡعُوۡا شُرَكَآءَكُمۡ فَدَعَوۡهُمۡ فَلَمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهُمۡ وَرَاَوُا الۡعَذَابَ ۚ لَوۡ اَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۶۴﴾

ان سے کہا گیا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ۔ سو، انہوں نے اُنہیں پکارا مگر انہوں نے ان کو جواب تک نہ دیا اور وہ عذاب کو دیکھ رہے تھے۔ کیا اچھا ہوتا اگر وہ ہدایت یافتہ ہوتے (64)۔

وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ مَاذَاۤ اَجَبۡتُمُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۶۵﴾

اس دن، لوگوں کو پکار کر پوچھا جائے گا کہ تم نے رسولوںؑ کے Message کا کیا جواب دیا تھا۔ تمہارا Response کیا تھا الاعراف۔6، المرسلات۔11 (65)۔

فَعَمِيَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡاَنۡۢبَآءُ يَوۡمَئِذٍ فَهُمۡ لَا يَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۶۶﴾

اس روز کوئی بھی Excuse ان پر Obscure ہو جائے گا یعنی ان کی سمجھ میں نہیں آئے گا کہ کیا عذر پیش کریں اور بدحواسی کے باعث ایک دوسرے سے پوچھ نہ سکیں گے (66)۔

فَاَمَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ مِنَ الۡمُفۡلِحِيۡنَ ﴿۶۷﴾

جس نے غلطی کا احساس کر کے صحیح رَوش اختیار کر لی اور دین کی اقدار پر ایمان لے آیا اور ایسے کام کرتا رہا جن سے اس کی مضمر صلاحیّتیں بیدار ہو جائیں اور معاشرہ میں بھی حسن و توازن قائم ہو جائے تو یقیناً وہ

کامیاب وکامران لوگوں میں ہوتا ہے البقرہ۔160، آلِ عمران۔89،مریم۔60 (67)۔

وَرَبُّكَ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخۡتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الۡخِيَرَةُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۶۸﴾

اے مخاطب! تیرا ربّ اپنی مشیّت کے مطابق ہر چیز کی تخلیق کرتا ہے اور انتخابِ طبیعی Natural Selection کا قانون، کہ کس چیز کو اپنی طبیعی مدّت پوری کر کے فنا ہوجانا ہے اور کون سی چیز اسکی جگہ معرضِ وجود میں آجائے گی،اسی کا جاری ہے۔منتخب کردہ کو یہ اختیار قطعاً حاصل نہیں۔ یہ اپنی دانست میں ایسے اختیارات اپنے خودساختہ خداؤں سے وابستہ کرتے ہیں۔اللہ ان کے ان تمام غلط تصوّرات سے بہت دور، بلند و ارفع ہے (68)۔

وَرَبُّكَ يَعۡلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوۡرُهُمۡ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ﴿۶۹﴾

اور تیرا ربّ جانتا ہے جو ان کے سینے چھپائے رہتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کردیتے ہیں ھود۔5،النمل۔94، التّغابن۔4 (69)۔

وَهُوَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الۡحَمۡدُ فِى الۡاُوۡلٰى وَالۡاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الۡحُكۡمُ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۷۰﴾

اور وہ ہی اللہ ہے۔ اس کے سوا اور کوئی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں ہے جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ اوّل و آخر، ستائش و تحسین صرف اُسی کے لیے ہے۔اور حقِ حکومت بھی صرف اسی کو حاصل ہے اور اسی کے قانون کی طرف تمہارا ہر معاملہ Refer کیا جاتا ہے (70)۔

قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكُمُ الَّيۡلَ سَرۡمَدًا اِلٰى

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ان سے کہہ کہ تم ذرا سوچو کہ اگر اللہ تم

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝٧١

پر دائمی طور پر رات کو قیامت کے دن تک طویل کر دے تو اللہ کے سوا اور کون الٰہ ہوگا جو تمہارے لیے روشنی بہم پہنچادے۔ کیا تم اس بات کو سن سمجھ نہیں رہے ہو؟ (71)۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝٧٢

ان سے پوچھو کہ اگر اللہ تمہارے لیے قیامت کے دن تک لگاتار، دن کو طویل بنادے تو اللہ کے سوا کون اور الٰہ ہے جو تمہارے لیے رات کو لے آئے جس میں تم آرام کرتے ہو۔ تو تم بصیرت سے کام کیوں نہیں لیتے؟ (72)۔

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٧٣

وہ صرف اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن کو وجود میں لایا تاکہ تم ان میں آرام کرلو اور تلاشِ معاش کرو اور تم اپنی مضمر صلاحیتوں کی پوری پوری نشوونما کر سکو (73)۔

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝٧٤

اور ایک روز اللہ انہیں مخاطب کر کے فرمائے گا کہ تمہارے وہ خدا کہاں ہیں جنہیں تم میرے برابر کا شریک خیال کیا کرتے تھے القصص۔62 (74)۔

ع 7 15 10
وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٧٥ ع

اور ہم ہر اُمّت میں سے ایک گواہ پیش کریں گے اور ان مشرکین سے کہیں گے کہ تم اپنے نظریات کے حق میں کوئی دلیل ہے تو لاؤ۔ سو وہ جان لیں گے کہ حق صرف اللہ کی ذات ہے اور جو نظریات یہ گھڑ لیا کرتے تھے، وہ سب غائب ہوجائیں گے (75)۔

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿٧٦﴾

قارون، موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے ہی تھا مگر وہ ان پر جور وستم کرتا تھا۔ اور ہم نے اسے اتنے خزانے ...... دولت دی تھی کہ آدمیوں کا ایک طاقتور جتھہ اُن کی چابیوں کو بمشکل اٹھا سکتا تھا۔ جب اس کی قوم کے لوگوں نے اس سے کہا کہ اس دولت پر اتراؤ نہیں۔ اللہ یوں اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا (76)۔

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ ۖ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا ۖ وَأَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٧٧﴾

جو کچھ تجھے اللہ نے عطا فرمایا ہوا ہے اس کے ذریعے آخرت کا گھر--- مستقبل کی دائمی زندگی --- حاصل کرنے کی کوشش کر۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ تو دنیاوی زندگی کا ساز و سامان تیاگ دے بلکہ دوسروں پر احسان کر۔ ان کی کمیوں کو دُور کر جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان فرمایا ہوا ہے۔ سرزمین میں فساد نہ مچا۔ اللہ فساد پیدا کرنے والوں کو پسند نہیں کیا کرتا (77)۔

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِي ۚ أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِن قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَلَا يُسْأَلُ عَن ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٧٨﴾

اس نے کہا کہ جو کچھ مجھے ملا ہے، میرے ذاتی علم و ہنر کی بدولت ملا ہے۔ کیا اسے اتنا بھی علم نہیں تھا کہ اللہ نے اس سے پہلے کئی قومیں نیست و نابود کر دیں جو جمیعت وقوّت میں اس سے بھی کہیں زیادہ قوی تھیں۔ اور مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں کچھ دریافت کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوگی الرحمٰن ۔39 (78)۔

فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ ۖ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو

سو، ایک دن وہ زیب و زینت کے ساتھ اپنے لوگوں کے سامنے نکلا۔ وہ لوگ جو دنیاوی زندگی کے مال و

حَظٍّ عَظِيۡمٍ ﴿۷۹﴾

دولت کے خواہش مند تھے، کہنے لگے، اے کاش! جو کچھ قارون کو دیا گیا ہے، ویسا ہی ہمیں بھی نصیب ہوتا۔ بے شک، وہ خوش بخت ہے (79)۔

وَقَالَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ وَيۡلَكُمۡ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيۡرٌ لِّمَنۡ
اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰٮهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوۡنَ ﴿۸۰﴾

ان لوگوں نے جو ادراکِ حقیقت کے علم سے بہرہ ور تھے، کہا، افسوس ہے تمہاری دانست پر! جو شخص وحی کی مستقل قدروں پر ایمان رکھے اور حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام بھی کرتا رہے، اس کے لیے اللہ کی طرف سے اجر اس سے کہیں بہتر ہے۔ وہ اجر صرف انہی کو ملتا ہے جو اپنے نصب العین کے حصول کے لیے استقامت اور استقلال سے سرگرمِ عمل رہیں (80)۔

فَخَسَفۡنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الۡاَرۡضَ ۗ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنۡ فِئَةٍ
يَّنۡصُرُوۡنَهٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُنۡتَصِرِيۡنَ ﴿۸۱﴾

ہم نے اسے اور اس کے دولت سے معمور گھر کو زمین میں غرق کر دیا۔ اس کے جتھے میں سے اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کرنے والا کوئی نہ تھا اور نہ وہ اپنے آپ کو بچا سکا (81)۔

وَاَصۡبَحَ الَّذِيۡنَ تَمَنَّوۡا مَكَانَهٗ بِالۡاَمۡسِ يَقُوۡلُوۡنَ وَيۡكَاَنَّ
اللّٰهَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ وَيَقۡدِرُ ۚ لَوۡلَاۤ
اَنۡ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيۡنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيۡكَاَنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۲﴾ ع 8/7/11

وہ لوگ جو کل تک اس کے مال و ثروت کی تمنّا کیا کرتے تھے، کہنے لگے، ہم تو کچھ اور سمجھ رہے تھے، معاملہ یوں نکلا کہ اللہ اپنے قانون کے مطابق، اپنے بندوں میں سے کسی کو کشادہ سے رزق دیتا ہے اور کسی کو نپا تُلا۔ اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہم بھی نیست و نابود ہو جاتے۔ افسوس! اب پتا چلا کہ جو لوگ اللہ کی نعمتوں کو چھپا چھپا کر رکھتے ہیں اور انسانیت کی

ربوبیّت کے لیے صَرف نہیں کرتے، اُن کی کھیتیاں پروان نہیں چڑھا کرتیں (82)۔

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ؀

یہ آخرت کا گھر--- مستقبل کی زندگی اور اس کی آسائشیں--- ہم ان کے لیے مخصوص کردیتے ہیں جو زمین میں سرکشی اور فساد پیدا کرنے کے خواہش مند نہیں ہوتے اور بہترین مآل وانجام تو متّقین کے لیے ہے جو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہتے ہیں (83)۔

مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؀

جو کوئی ایک حسن کارانہ عمل لے کر آتا ہے تو اسے، اس سے بہتر ملتا ہے۔ اور جو کوئی برا عمل لاتا ہے تو برائی کرنے والوں کو صرف اُن کے اعمال کا صلہ ہی ملتا ہے الانعام۔160 (84)۔

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَاۗدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَاۗءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؀

اے رسول ﷺ! وہ ہستی، جس نے اس قرآن کے احکام وقوانین اوران احکام پر پورا پورا عمل کرنے کے حدود کا تیرے لیے تعیّن کردیا ہے، النّور ر۔1، وہی تجھے منزلِ مقصود یعنی اخروی زندگی کے اعلیٰ مدارج تک پہنچا دے گی۔ بتادے کہ میرا ربّ بخوبی جانتا ہے کہ کون ہدایت یافتہ ہوکر آیا ہے اور کون صریحاً گمراہی میں ہے☆ (85)۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ؀

اے رسول ﷺ! تجھے تو خیال بھی نہ تھا کہ تجھے یہ کتاب دی جائے گی۔ یہ تو تیرے ربّ کی رحمت ہے۔ لہٰذا، تو

☆ نوٹ: بعض نے لوٹانے سے مراد مکّہ کی طرف لوٹانا لیا ہے جو ایک مومن ومتّقی کے لیے محدود وعارضی منزلِ مقصود ہے۔ اس کے مشن کی حتمی اور حقیقی منزل تو اُخروی زندگی کے اعلیٰ درجات ہیں۔ ایسے ہی لوگ فائزون ومفلحون ہیں۔

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ
اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۚ﴿۸۷﴾

کُفّار کو اپنے رازوں سے مطّلع نہ ہونے دینا (86)۔ اللہ کے قوانین مل جانے کے بعد کوئی تجھے ان پر عمل پیرا ہونے سے روکنے نہ پائے۔ تو اپنے نشوونما دینے والے کے نظامِ ربوبیّت کی طرف دعوت دیتارہ اور اس نظام میں کسی دوسرے نظام کی آمیزش سے شرک کا مرتکب نہ ہوجانا (87)۔

وقف لازم

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ
هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۧ﴿۸۸﴾

اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خودساختہ الٰہ کو نہ پکارنا۔ اس کے سوااورکوئی الٰہ ہے ہی نہیں، ماسوائے اس کی ذات کے، ہر شئے انحطاط پذیر ہے الرحمٰن۔26۔ حقِ حکومت صرف اُسی کو حاصل ہے اور اُسی کے قانون کی طرف تمہیں رجوع کرنا چاہیے (88)۔

ع 9 6 12

الثلثة

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ (۲۹)

اٰيَاتُهَا ۶۹ | رُكُوْعَاتُهَا ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾

اللہ علیم وحکیم کا ارشاد ہے کہ (1)۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا
يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾

کیا لوگ یہ خیال کیے بیٹھے ہیں کہ وہ صرف اتنا کہہ دینے پر کہ ہم اقدارِ وحی پر ایمان لے آئے ہیں، چھوٹ جائیں گے اور انہیں کش مکشِ حیات کی آزمائش کے مراحل سے گزار کر ان کے دعوٰء ایمان کی پرکھ نہیں کی جائے گی البقرہ۔214، آل عمران۔142، التوبہ۔16 (2)۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝٣

ان سے پہلے بھی ہمارے Law of trial & probation کی رو سے، لوگوں کی آزمائش ہوتی رہی ہے تاکہ اللہ ان کی حقیقت معلوم کرادے کہ کون ان میں اپنے ایمان میں سچّے ہیں اور کون جھوٹے (3)۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ
مَا يَحْكُمُوْنَ ۝٤

جن لوگوں نے معاشرے میں برائیوں کا ارتکاب کیا اور ناہمواریاں پیدا کیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہم سے بچ کر نکل جائیں گے۔ کیسا غلط فیصلہ کر رہے ہیں؟ (4)۔

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٥

جو شخص اللہ کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنے کا اُمّید وار ہے تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کا مقرّرہ وقت ضرور آکر رہتا ہے۔ اللہ تو ہر بات کو سننے والا اور علم رکھنے والا ہے (5)۔

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ
الْعٰلَمِيْنَ ۝٦

اور جو شخص اللہ کے cause کی خاطر مشقّت اٹھاتا ہے، اس میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا البقرہ۔218، تو وہ اپنی ذات کے فائدے کے لیے کرتا ہے۔ اللہ تو ساری کائنات سے بے نیاز ہے (6)۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ
سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٧

جو لوگ Absolute Values پر ایمان لاتے اور صلاحیّت پرور کام کرتے ہیں تو ہم ان کی ذات کی ناہمواریوں کو دور کردیتے ہیں اور ان کے اعمال کا حسین بدلہ دیتے ہیں (7)۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ

ہم نے انسان کو اپنے والدین سے حسنِ سلوک کا حکم دیا

بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸

ہے اور اگر وہ تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ تُو کسی کو میرا شریک ٹھہرائے جس کے متعلّق تجھے کوئی علم نہ ہو تو تُو ان دونوں کا کہنا نہ ماننا لقمان۔15-14۔تم سب کو میری جانب ہی لوٹ کر آنا ہے۔ پھر میں تمہیں بتا دوں گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے (8)۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ ۝۹

ہاں جو لوگ ہمارے قوانین پر ایمان لاتے ہیں اور حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتے ہیں تو ہم انہیں زمرۂ صالحین میں شامل کرتے ہیں (9)۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ اُوْذِیَ فِی اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَىِٕنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱۰

لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں لیکن جب اللہ کے Cause کے لیے انہیں کوئی آزمائش آتی ہے تو لوگوں کی طرف سے دی جانے والی اذیّت کو اللہ کے عذاب کی مانند قرار دینے لگتے ہیں اور جب تیرے ربّ کی جانب سے مدد آجائے تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے۔لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہوتا ہے، کیا اللہ کو اس کا علم نہیں ہوتا؟ (10)۔

وَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ ۝۱۱

اور اللہ یقیناً ایمان والوں کو ظاہر کرا دیتا ہے اور منافقین کو بھی (11)۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِیْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰیٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِیْنَ مِنْ خَطٰیٰهُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۲

اور کافر، اہلِ ایمان سے کہتے ہیں کہ ہمارے راستے، مسلک پر چلو۔ہم تمہاری خطاؤں کا بوجھ اٹھالیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ان کی خطاؤں کا ذرّہ بھر بار نہیں

اٹھانے کے۔ یہ جھوٹے ہیں (12)۔

ع 1 13 13 وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝١٣

یہ اپنا بوجھ تو اٹھاتے ہی ہیں ساتھ ہی ان کے گناہوں کا بوجھ بھی اٹھائیں گے النّحل۔25۔ جو جھوٹ یہ گھڑا کرتے تھے، قیامت کے روز ان کے بارے میں ان سے باز پرس ہوگی (13)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۭ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝١٤

ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ وہ ان میں ڈھائی سو کم پچاس سال یعنی دو سو سال رہا* آخر الامر، انہیں طوفان نے آلیا اور وہ تھے ہی بڑے سرکش (14)۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝١٥

سو، ہم نے نوح علیہ السلام اور کشتی میں سوار سب کو بچالیا اور اس کشتی کو اہلِ عالم کے لیے حق اور صداقت کی ایک Symbol بنا دیا (15)۔

وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝١٦

اور ابراہیم علیہ السلام کی داستان سامنے لاؤ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم اللہ کی محکومیّت اختیار کرو اور اسی کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کیا کرو۔ اگر تم حقیقت کو سمجھتے ہو تو یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے (16)۔

☆ سَنَة'' کا اطلاق فصل پر بھی ہوتا ہے جو سال میں چار ہوتی ہیں۔ اس پہلو سے اَلْفَ سَنَة'' ڈھائی سو سال بنتے ہیں جو خَمْسِيْنَ عَامًا یعنی 50 سال کم کر دینے سے دو سو سال رہ جاتے ہیں

Arabic-English Lexicone

by

Edward William Lane

اِنَّمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡثَانًا وَّ تَخۡلُقُوۡنَ اِفۡکًا ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لَا یَمۡلِکُوۡنَ لَکُمۡ رِزۡقًا فَابۡتَغُوۡا عِنۡدَ اللّٰهِ الرِّزۡقَ وَ اعۡبُدُوۡهُ وَ اشۡکُرُوۡا لَهٗ ؕ اِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۷﴾	تم اللہ کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش کرتے ہو اور اُن کی خدائی مقتدرت کے جھوٹے تصوّرات تراشتے رہتے ہو حال آں کہ جن کی اللہ کے سوا تم عبودیّت اختیار کیے ہوئے ہو، وہ تمہیں رزق بہم پہنچانے کی ذرا بھی قدرت واختیار نہیں رکھتے۔ تم اللہ کے یہاں سے رزق طلب کرو اور اسی کے قوانین کے مطابق اپنی قوّتوں اور صلاحیّتوں کو صرف کیا کرو اور اس کے شکر گزار رہو۔ تمہیں اسی کے قانونِ مکافات کی طرف لوٹ کر جانا ہے (17)۔
وَ اِنۡ تُکَذِّبُوۡا فَقَدۡ کَذَّبَ اُمَمٌ مِّنۡ قَبۡلِکُمۡ ؕ وَ مَا عَلَی الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۸﴾	اگر تُم ان باتوں کو جھٹلاؤ تو تم سے پہلی اُمتوں نے بھی اللہ کے احکام وقوانین کو جھوٹا کہا تھا۔ اور رسولؑ کے ذمّے تو صرف واضح انداز میں اللہ کے پیغام کو پہنچا دینا ہوتا ہے (18)۔
اَوَ لَمۡ یَرَوۡا کَیۡفَ یُبۡدِئُ اللّٰهُ الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیۡرٌ ﴿۱۹﴾	کیا انہوں نے کبھی اس امر پر غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ تخلیق کی ابتدا، اس کے نقطۂ آغاز سے کرتا ہے پھر اسے گردشوں کے مختلف مراحل سے گزار کر نقطۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ ایسا کرنا اللہ کے لیے بڑا آسان ہے یونس۔34-4، اَلنّمل۔64، الرُّوم۔27-11، البروج۔13 (19)۔
قُلۡ سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ بَدَاَ الۡخَلۡقَ ثُمَّ اللّٰهُ یُنۡشِئُ النَّشۡاَۃَ الۡاٰخِرَۃَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿ۚ۲۰﴾	اے ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیے کہ ذرا زمین میں چلیں پھریں اور دیکھیں کہ اللہ کس طرح اوّلین بار تخلیق کی ابتدا کرتا ہے Originates Creation

یونس-34 پھر اس تخلیق کو نشو و نما دیتے، پروان چڑھاتے ہوئے ایک نئی زندگی کی ہئیت عطا کر دیتا ہے المومنون-14، یونس-34، کیوں کہ اللہ کو ہر شئے پر قدرت اور کنٹرول حاصل ہے (20)۔

یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَرۡحَمُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَاِلَیۡهِ تُقۡلَبُوۡنَ ﴿۲۱﴾

وہ زندگی کی نعما سے محروم کر دیتا ہے جو ان سے محروم ہونا چاہے اور جو ذات کی نشو و نما چاہے، اسے سامانِ نشو و نما عطا کر دیتا ہے البقرہ-284، آل عمران-129، المآئدہ-40، الفتح-14۔ تمہیں اس کے قانون کی طرف ہی پلٹ کر جانا ہوتا ہے (21)۔

وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۫ وَمَا
ع 2 9 14
لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیۡرٍ ﴿۲۲﴾

تم اُس سے اس ارض و سما میں کہیں بھی بچ کر نہیں جا سکتے۔ تمہارا، اللہ کے سوا، کوئی مددگار اور دوست نہیں ہے (22)۔

وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِکَ یَئِسُوۡا مِنۡ رَّحۡمَتِیۡ وَاُولٰٓئِکَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۳﴾

اور جو لوگ اللہ کی آیات اور اپنے اعمال کے لیے اس کے سامنے جواب دہی کے منکر ہیں، تو یہی لوگ ہیں جو میری رحمت سے مایوس ہیں اور انہی کے لیے درد ناک عذاب ہے (23)۔

فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا اقۡتُلُوۡهُ اَوۡ حَرِّقُوۡهُ فَاَنۡجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۴﴾

ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے پاس ان دلائل کا کوئی جواب نہ تھا سوائے یہ کہنے کے کہ اسے قتل کر دو یا اسے جلا دو۔ سو، اللہ نے اُسے آگ سے محفوظ رکھا الصّٰفّٰت-97، الانبیاء-69۔ صاحبِ ایمان لوگوں کے لیے ان امور میں قوانین مضمر ہیں (24)۔

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۙ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ
نّٰصِرِيْنَ ۙ ﴿۲۵﴾

ابراہیم علیہ السلام نے جواب میں کہا کہ تم نے اس دنیاوی زندگی میں اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو باہمی محبت کی چیز بنالیا ہے۔ پھر مرنے پر فوراً اعمال کے سامنے لانے کے لیے یکبارگی اُٹھا کھڑا کرنے کے روز، تم ایک دوسرے سے اس موَدّت کا انکار کرو گے اور ایک دوسرے پر لعنت کرو گے؛ ایک دوسرے کو Curse کرو گے۔ تمہارے مطلق رہنے کی جگہ جہنّم ہوگی اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا (25)۔

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۶﴾

لوط علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لایا۔ اُس نے کہا کہ میں اپنے ربّ کے قوانین کی طرف رجوع کر رہا ہوں الصّٰفّٰت ۔99۔ وہی بے شک مغلوب ہونے سے محفوظ رکھنے والا اور صاحبِ حکمت ہے (26)۔

وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ
وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾

ہم نے ابراہیم الصّٰفّٰت ۔101، کو اسحاق علیہ السلام بیٹا، اور یعقوب علیہ السلام پوتا، عطا فرمایا اور اس کی اولاد میں سرفرازئ نبوّت اور کتاب کو جاری رکھا النساء 54 اور اُسے اِسی دنیاوی زندگی میں بھی اس کا اجر عطا کیا اور اُخروی زندگی میں بھی زُمرۂ صالحین میں ہوگا (27)۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا
سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾

اور لوط علیہ السلام کا تذکرہ کرو جب اس نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا جہان والوں میں سے کسی نے نہیں کیا النمل ۔54، الاعراف ۔80، (28)۔

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ

کیا تم مردوں سے فعل بد کرتے ہو اور یوں افزائش

فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا
ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾

نسلِ انسانی کے راستے بند کرتے ہو الاعراف۔81، النمل۔54، اور اپنی کھلی مجلسوں میں بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو۔ اس کی قوم کا جواب میں صرف یہ کہنا تھا کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو اللہ کا عذاب لے آؤ (29)۔

ع 3 8 15 قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ ع

لوط علیہ السلام نے عرض کی کہ میرے ربّ! معاشرے کا نظم خراب کرنے والے ان لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرمایئے (30)۔

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا اِنَّا
مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ ۚۖ

جب ہمارے فرستادے ابراہیم علیہ السلام کے پاس بیٹے کی بشارت لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم اس بستی کے مکینوں کو ہلاک کرنے جا رہے ہیں۔ بے شک اس کے باشندے حدود شکن ہیں (31)۔

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ٝ
لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ٝ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

ابراہیم علیہ السلام نے کہا ان میں تو لوطؑ بھی موجود ہے۔ کہنے لگے کہ جو جو بھی اس آبادی میں ہیں، ہمیں ان کا بخوبی علم ہے۔ ہم اسے اور اس کے Followers کو ضرور بچا لیں گے ماسوائے اس کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے (32)۔

وَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ
ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ٝ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ
اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾

اور جب ہمارے فرستادے لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے تو وہ انہیں دیکھ کر بڑا مغموم ہوا اور ان کی حفاظت کے سلسلے میں اپنے آپ کو بے بس پایا۔ انہوں نے لوط علیہ السلام سے کہا کہ خوفزدہ ہو اور نہ مغموم۔ ہم تجھے اور تیرے پیروکاروں کو بچا لیں گے ماسوائے تیری بیوی کے جو

پیچھے رہ جانے والی ہے (33)۔

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝٣٤

ہم اس آبادی کے باشندوں پر خارجی حوادث سے آنے والی تباہیاں لانے والے ہیں کیوں کہ یہ دین کے دائرے سے باہر نکل جانے والے ہیں (34)۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝٣٥

ہم نے ان میں، عقل وفہم سے کام لینے والوں کے لیے تباہیوں کے واضح آثار چھوڑے ہیں الذّٰرِیات۔37، (35)۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝٣٦

اہلِ مدیَن کے پاس ان کی قوم کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی محکومیّت اختیار کرو اور یومِ آخرت کے متعلّق اچھی اُمّید وابستہ رکھو، پر اُمّید رہو اور مملکت میں فساد نہ پھیلاتے پھرو (36)۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝٣٧

لیکن انہوں نے اس کی شخصیّت وتعلیم کو جھٹلایا تو اُنہیں زلزلہ نے آلیا۔ وہ اپنے گھروں میں بے حس وحرکت پڑے کے پڑے رہ گئے (37)۔

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۗ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۙ ۝٣٨

اسی طرح قومِ عاد اور قومِ ثمود کی سرگزشت کو یاد کرو۔ اُن کی بربادی ان کے گھروں سے تمہیں واضح طور پر نظر آرہی ہے۔ ان کے سرکش جذبات ان کے اعمال کو انہیں بڑے خوشنما بنا کر دکھاتے تھے اور یوں انہیں صحیح راستے سے روکتے حال آں کہ وہ فہم وبصیرت رکھتے تھے (38)۔

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۗ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى

قارون، فرعون اور ہامان کی سرگزشت یاد کرو۔ موسیٰ علیہ السلام

بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾

ان کے پاس واضح، روشن دلائلِ وحی لے کر آیا۔ وہ مملکت میں سرکش بنے ہوئے تھے۔ لیکن وہ ہم سے تو بچ کر نہ جا سکے (39)۔

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾

آخر الامر، ان میں سے ہر ایک کی اس کے جرم کے باعث ہمارے قانونِ مکافات نے گرفت کی۔ ان میں کسی پر کنکریاں برسانے والی آندھی چلائی۔ ان میں سے بعض کو زلزلہ نے آن پکڑا اور بعض کو زمین میں دھنسا کر نیست و نابود کر دیا اور کچھ کو غرقِ آب کر دیا۔ اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ خود اپنے جانوں پر ظلم ڈھاتے رہے (40)۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ وقف منزل

جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور کارساز بنا لیے، ان کی مثال مکڑی کی سی ہے۔ اس نے گھر بنایا۔ گھروں میں کمزور ترین گھر مکڑی کا ہوتا ہے۔ کاش یہ لوگ اس بات کو جان لیتے (41)۔

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾

جس چیز کو بھی یہ، اللہ کو چھوڑ کر، پکارتے ہیں اللہ اسے جانتا ہے۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے اور اس کا غلبہ مبنی بر حکمت ہوتا ہے (42)۔

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لیے بیان کر رہے ہیں۔ صرف صاحبِ علم لوگ ہی سمجھتے ہیں (43)۔

ع 4 14 16 خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع

اللہ نے تو ارض و سما...... کائنات ایک حقیقتِ ثابتہ کے طور پر، حکمت کے تقاضوں کے مطابق پیدا کی ہے۔ اس میں مومنین کے لیے قوانین مُضمر ہیں (44)۔